

کتاب وسنت سے ماخوذ  
فقہی مسائل کا ایک سلسلہ

مطبوعات خالدیہ (۷)

# مسائل صیام

( المسائل الفقهية المتعلقة بالصيام )

:: مرتب ::

طہ سعید خالہ

الداعية بالمكتب التعاوني للدعوة والإرشاد

وتوعية الجاليات بجملة المكرمة

:: مراجعه ::

فضيلة الشيخ ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس

( پروفیسر جامعہ ام القری و مدرس مسجد حرام )

:: ناشر ::

جامعہ خالدیہ عربیہ، بونت، بھدرک، اوڈیشہ۔ 756114

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : مسائل صیام

مرتب : طہ سعید خالہ

صفحات : 42

ناشر : جامعہ خالدیہ عربیہ، بونت، بھدرک، اوڈیشہ۔ 756114

اشاعت : 2012ء

قیمت :

ملنے کے پتے

- Darul kitab was Sunnah, Jamia Khalidiya Arabia, Bonth, Bhadrak, Odisha. 756 114. Mob: 9437273020
- Jamia Darulfurqan Girls wing, # 16-1-24/B/A/4, Greenland Colony, Sayeedabad, Hayderabad, A.P. Mob: 9885598706 Tel: 24074847

## فہرست مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
1	تقریظ از فضیلتہ الشیخ ڈاکٹر وحی اللہ محمد عباس (پروفیسر جامعہ ام القری و مدرس مسجد حرام)	4
2	مقدمہ	6
3	روزہ کی حقیقت	8
4	روزہ کے فضائل	9
5	روزہ کی حکمتیں اور فوائد	10
6	روزہ کی قسمیں	10
7	ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور حکم	11
8	رمضان کے فضائل	12
9	رمضان کا آغاز و اختتام	14
10	ماہ رمضان کے روزوں کے واجب ہونے کی شرطیں	15
11	روزہ کے ارکان	19
12	روزہ دار کیلئے مستحب امور	22
13	روزہ کی حالت میں مکروہ امور	25
14	روزہ دار کیلئے جائز امور	26
15	روزہ توڑنے والی چیزیں	28
16	روزوں کی قضا	31
17	نفل روزے	32
18	وہ ایام جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	34
19	وہ ایام جن میں روزہ رکھنا حرام ہے	35
20	ماہ رمضان کے اعمال	36
21	اعتکاف	42

Dr. Wasiullah Mohammad Abbas

P.O.Box : 5391

Makkah Mukarramah

Saudi Arabia

الذکر و وحی اللہ محمد عباس  
ص: ب ۵۳۹۱ - مکہ المکرمہ  
المکرمہ المکرمہ المکرمہ

Date : / / 200

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام على خير خلقه محمد  
وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد  
فقد طلب في الدرس الفاضل " طه رجباً لهذا ربه الله  
آية آخرة رسالة التي ألفها وحررها بلغة اردو ، وسميها  
"سائل صيام" وانه اكتبه بخط رأيت  
فقرأت الرسالة بكاملها فوجدتها مع دها رجا  
على لغة لاكتبر سائل الصيام التي يحتاج اليها الاكثر من  
والغرض فصحة واحدة  
وقد استفاد المؤلف في ما ألفه من كتب الفقه المعروفة  
وقطاد الحسم . كما استفاد من المؤلفات لعصه المعاصرين  
والرسالة في طباعها العالمية من الدخلاء والطبعة نسخة  
الغرض ، والله هو الوفي وحجتي الله المؤلف خير

وكتبه  
آية الله وحی اللہ محمد عباس  
۱۵  
المدرس بالمکرمہ  
وحدیة ۱۳۱۴

Dr. Wasiullahi Mohammad Abbas  
P.O. Box : 5391  
Makkah Mukarramah  
Saudi Arabia

دار الفکر  
ب. ۵۳۹۱ - مکتبہ المکرمہ  
المدینہ المنورہ

التاریخ : ۱ / ۱ / ۱۴۰۸  
Date : 1 / 1 / 200  
بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على رسول الله  
وعلى آله وصحبه أجمعين .  
محترم طرہ سعید خالد سلمہ اللہ نے اردو زبان میں  
مسائل صیام کے نام سے ایک رسالے کی ترتیب دی ہے ، یہ  
رسالہ اختصار کے باوجود صیام یعنی روزے کے اکثر ضروری  
احکام کا طالع ہے  
اسکی تالیف و ترتیب میں مولف نے قرآن کریم اور احادیث  
سے استفادہ کا التزام کیا ہے ، امت کے معروف علمائے سنت کے فتاویٰ سے استفادہ کیا ہے  
قرآن کریم اور احادیث سے استفادہ کا التزام کیا ہے ، امت کے معروف علمائے سنت کے فتاویٰ سے استفادہ کیا ہے  
اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ رسالے کی زبان فصیح اور واضح ہے ، اس کی نشر و اشاعت باعث خیر و اجر ہے۔  
وصی اللہ بن محمد عباس۔ مدرس مسجد حرام و پروفیسر جامعہ اہل القری

محترم طرہ سعید خالد سلمہ اللہ نے اردو زبان میں مسائل صیام کے نام سے ایک رسالے کی ترتیب دی ہے ، یہ رسالہ  
اختصار کے باوجود صیام یعنی روزے کے اکثر ضروری احکام کا جامع ہے ۔ اس کی تالیف و ترتیب میں مؤلف نے  
قرآن کریم اور احادیث سے استفادہ کا التزام کیا ہے ۔ امت کے معروف علمائے سنت کے فتاویٰ سے استفادہ کیا ہے  
اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ رسالے کی زبان فصیح اور واضح ہے ، اس کی نشر و اشاعت باعث خیر و اجر ہے۔

وصی اللہ بن محمد عباس۔ مدرس مسجد حرام و پروفیسر جامعہ اہل القری

بسم الله الرحمن الرحيم

### مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسول الله الامين وعلى آله وصحبه  
اجمعين ، اما بعد :

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کے کتاب العلم میں باب العلم قبل  
القول والعمل کے تحت ( کونوا ربانيين ) کی تفسیر میں یہ بات لکھی ہے کہ ربانی اسے کہا جاتا  
ہے جو کبار علم ( بڑے علوم ) سے پہلے صغار علم ( چھوٹے علوم ) کے ذریعے لوگوں کی تربیت  
کرتا ہے۔

اس تفسیر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تربیت نفوس کیلئے بہترین ذریعہ علم ہے اور  
تحصیل علم میں تدریجی طریقہ اختیار کرنا چاہیے یعنی پہلے مبانیات کی تعلیم دی جائے اور دین  
کی بنیادی باتیں بتائی جائیں پھر بڑے علوم کی جانب رخ کیا جائے۔

تربیت کے اس اصول کے پیش نظر المکتب التعاونی للدعوة والإرشاد  
وتوعية الجاليات بمكة المكرمة مختلف موضوعات اور کتابوں کا مختصر کورس ( دورہ )  
( منعقد کرتا رہتا ہے ۔ مسائل صیام پر مشتمل یہ کتابچہ بھی انہیں دوروں کا ایک حصہ ہے جسے کچھ  
حذف و اضافہ کے ساتھ افادہ عام کیلئے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب میں روزہ سے متعلق ضروری مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے  
اور بعض مسائل جن کا تعلق ماہ رمضان سے ہے ان کی جانب ماہ رمضان کے اعمال میں اشارہ  
کیا گیا ہے۔ عید الفطر اور صدقہ فطر کا تفصیلی بیان نہیں کیا گیا ہے ، کیونکہ اول الذکر کا تعلق  
مسائل نماز سے اور ثانی الذکر کا تعلق مسائل زکات سے ہے۔ اللہ عزوجل کی توفیق شامل

حال رہی تو جلد ہی ہم ان مسائل کو قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے (ان شاء اللہ)۔  
اس کتاب کی تیاری میں قرآن مجید اور کتب احادیث کے بعد فقہ العبادات و فتاویٰ ارکان الاسلام تالیف شیخ محمد بن صالح العثیمین، الفقہ المیسر طبع مجمع الملک فہد، فقہ الحدیث، روزوں کے احکام و مسائل تالیف عمران ایوب اور روزوں کے مسائل تالیف محمد اقبال کیلانی وغیرہ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

میں بصمیم قلب فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر وحی اللہ محمد عباس حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی شدید مصروفیات کے باوجود اس کتاب کی نظر ثانی کی اور اپنے قیمتی ملاحظات اور تقریظ سے اس کتاب کو مزین فرمایا۔ اُثابکم اللہ و جزاکم خیراً۔

اور شعبہ اردو مکتب تعاونی مکہ مکرمہ کے متعاونین اور خاص طور سے بھائی محمد آصف عبد المجید اور عزیز عبد الصمد محمد اقبال غوری کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جن کی محنت اور عرق ریزی سے روزوں کے مسائل پر مشتمل یہ مجموعہ کتابی شکل میں شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے اور انہیں دنیا و آخرت میں اس کا بہتر بدلہ دے (آمین)۔

رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو عوام و خواص کیلئے نافع و مفید بنائے اور میرے دادا و دادی، والدین و اہل عیال اور خود میرے اور جملہ متعاونین کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے آمین

وصلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا

طہ سعید خالد

مکہ مکرمہ

۳ شعبان ۱۴۳۳ھ

23 جون 2012

## روزہ کی حقیقت

روزہ کو عربی میں صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ صوم کا معنی لغت میں رک جانا ہے، اور شرعی اصطلاح میں صوم سے مراد اللہ کی عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے، پینے، جماع کرنے اور دیگر ایسی تمام چیزوں سے رک جانا جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ وہ عبادت ہے جس میں بندہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی بعض جائز خواہشات و پسندیدہ چیزوں کو ایک مقررہ مدت کے لئے چھوڑ کر اس کا تقرب حاصل کرتا ہے۔

لہذا روزہ ایک عظیم عبادت ہے جس کے ذریعہ بندہ اپنے رب کا تقرب حاصل کرتا اور اس کی بندگی بجالاتا ہے۔ اسی لئے اگلی شریعتوں میں بھی یہ عبادت و تقرب کا ذریعہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ: ۱۸۴)۔ اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے اگلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

## روزہ کے فضائل

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کیلئے ہے سوائے روزہ کے، بیشک وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ (گناہوں یا آگ سے) ڈھال ہے، لہذا جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو وہ بخش گوئی نہ کرے اور نہ چہچہ چلائے، اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑائی کرے تو (صرف اتنا) کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بدلی ہوئی بوقیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوشی حاصل کرے گا۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ (کے بدلہ) سے خوش ہوگا (مسلم)

۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریآن کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کیلئے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے دن میں (روزہ کی وجہ سے) کھانے پینے اور شہوت (پوری کرنے) سے روکے رکھا تھا لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اسے رات کو (قیام اللیل کی وجہ سے) سونے سے روکے رکھا تھا، لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی (احمد، طبرانی، حاکم)

## روزہ کی حکمتیں اور فوائد

- ۱۔ روزہ تقویٰ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے
- ۲۔ روزہ انسان کو ضبط نفس اور صبر کا عادی بناتا ہے
- ۳۔ روزہ گناہوں اور جہنم سے بچنے کا ڈھال ہے
- ۴۔ روزہ تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے
- ۵۔ روزہ میں اطاعت و اتباع کی طویل مشق ہے
- ۶۔ روزہ خیر کثیر اور اجر عظیم کے حصول کا ذریعہ ہے

## روزہ کی قسمیں

روزہ کی دو قسمیں ہیں: فرض اور نفل

نذر، کفارہ، اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔ صوم داؤدی (ایک روز ناغہ کر کے روزہ رکھنا) شوال کے چھ روزے، نویں ذی الحجہ کا روزہ (غیر حاجی کیلئے)، محرم اور عاشوراء (محرم کی دسویں تاریخ) کے روزے، شعبان کے اکثر ایام، ایام بیض (یعنی قمری مہینے کی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں تاریخ)، پیر و جمعرات کے روزے نفل روزے ہیں۔ ان کے علاوہ خاص طور سے جمعہ کے دن کا روزہ، خاص طور سے ہفتہ کے دن کا روزہ اور خاص طور سے ماہِ رجب کے روزے مکروہ ہیں۔ صوم دہر (بغیر سحری کھائے مسلسل روزہ سے رہنا)، رمضان کے استقبال میں ایک یا دو دن کا روزہ رکھنا، رمضان سے پہلے یومِ شک (شعبان کی تیسویں تاریخ) کا احتیاطاً روزہ رکھنا، عیدین کا روزہ رکھنا، ایام تشریق (۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذوالحجہ) کے روزے حرام ہیں۔ لیکن وہ حاجی جو قربانی (ہدی) کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کیلئے قربانی کے عوض ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔

## ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور حکم

ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان کی ابتداء میں رمضان کے روزے فرض ہوئے، روزوں کی فرضیت کے بعد نبی ﷺ نے کل نور رمضان روزے رکھے۔

ماہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ: ۱۸۴)۔ اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسا کہ تم سے اگلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ اور آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرہ: ۱۸۵) تم میں کا جو کوئی رمضان کا مہینہ پالے پس اس میں روزہ رکھے۔ حدیث شریف میں ہے: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی پریشان حال بال بکھرے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بتائیے مجھ پر اللہ تعالیٰ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں مگر یہ کہ تم اپنی طرف سے نفل پڑھو، پھر اس نے کہا: بتائیے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان کے، مگر یہ کہ تم اپنے طور پر کچھ نفل روزے رکھو۔ (بخاری و مسلم)

ماہ رمضان کا روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے، جس نے اس کی فرضیت کا انکار کیا وہ کافر اور اسلام سے مرتد ہوگا، الا یہ کہ وہ شرعاً معذور ہو تو اس پر حجت قائم کی جائے گی پھر اگر وہ اپنی بات پر مصر رہا تو اسلام سے مرتد ہوگا، اور جو کوئی اس کی فرضیت کا اقرار کرتے ہوئے روزہ نہ رکھے وہ فاسق ہوگا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: فقہ العبادات لابن العثیمین سوال نمبر ۱۲۹)

## فضائل رمضان

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان اپنے درمیان میں ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ (مسلم)

۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہو جائے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں (بخاری و مسلم)

۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنات کو بیڑیاں پہنادی جاتی ہیں، جہنم کے سارے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے سارے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور ایک آواز دینے والا آواز لگاتا ہے اے خیر کے چاہنے والے! آگے بڑھ اور اے شر کے چاہنے والے! رک جا اور رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ کی جانب سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی نیت سے ماہ رمضان میں قیام کیا (یعنی رات میں نماز پڑھی) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جس نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا (یعنی رات میں

نما پڑھی) تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس میں (خیر و برکت) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کے خیر سے صرف بدنصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۶۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منبر لاؤ ہم منبر لے آئے، جب آپ ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین، پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین، اسی طرح جب آپ ﷺ تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ جب آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی، آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور کہا وہ شخص (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی، اس کے جواب میں میں نے آمین کہی۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا وہ شخص (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جائے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، میں نے اس کے جواب میں آمین کہی۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا وہ شخص (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جائے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا، میں نے اس کے جواب میں آمین کہی (مستدرک حاکم)

## رمضان کا آغاز اور اختتام

رمضان کے آغاز اور اختتام کا تعلق رؤیت ہلال سے ہے۔ ابریا کسی اور وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو مہینہ کی گنتی مکمل کر لی جائے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑو، اگر مطلع ابرا آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو شعبان کی گنتی تیس دن مکمل کر لو۔ (بخاری و مسلم)

رؤیت ہلال میں ایک عادل مسلمان کی شہادت کافی ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ چاند دیکھ رہے تھے، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے پس آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

دوسری روایت میں ہے: اگر دو مسلمان گواہی دیں تو روزہ رکھو اور روزہ چھوڑو (نسائی، احمد) دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ دو مسلمان کی شہادت افضل ہے مگر ایک کی شہادت کافی ہے۔

مسئلہ: ہر ملک کی اپنی ایک رؤیت ہے وہ اسی کے مطابق روزہ رکھیں گے اور چھوڑیں گے، اگر کوئی شخص روزہ کے دوران اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلا جائے تو روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے میں اس دوسرے ملک کا اعتبار کریگا۔ اگر اس کے روزے اٹھائیں ہوں تو بعد میں ایک روزہ مکمل کرے گا، کیونکہ مہینہ کی گنتی انتیس سے کم نہیں ہوتی ہے، اور اگر روزے تیس سے زیادہ ہو جائیں تو بھی ان کے ساتھ روزہ رکھے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ اس دن کا ہے جب سب روزے سے ہوں اور افطار (عید الفطر) اس دن کا ہے جب سب افطار سے ہوں اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جب سب عید الاضحیٰ کریں (ترمذی، حسن) (دیکھئے: فقہ العبادات لابن العثیمین سوال نمبر: ۱۴۷)

مسئلہ: کسی شخص نے رمضان یا شوال کا چاند دیکھا اور اس کی رویت کا اعتبار نہیں کیا گیا تو وہ اپنی رویت کے اعتبار سے نہیں بلکہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے گا اور لوگوں کے ساتھ روزہ چھوڑے گا۔ بعض اہل علم نے کہا کہ وہ خفیہ طور پر روزہ رکھے گا مگر پہلی بات رائج ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: تحفۃ الاخوان لابن باز، الصیام، سوال نمبر: ۴، فقہ العبادات لابن العثیمین سوال نمبر: ۱۳۳)

مسئلہ: اگر عید کے چاند کا علم زوال سے پہلے ہو تو اسی روز عید پڑھی جائے گی اور اگر زوال کے بعد علم ہو تو اگلے روز عید پڑھی جائے گی اور دونوں صورتوں میں روزہ توڑ دیا جائے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ بعض مسافر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ روز (شوال کا) چاند دیکھا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور جب (دوسرے روز) صبح کریں تو (عید کی نماز کے لئے) عید گاہ آئیں (ابوداؤد)

### ماہ رمضان کے روزوں کے واجب ہونے کی شرطیں

صیام رمضان کے وجوب کی چھ شرطیں ہیں:

اسلام، عقل، بلوغت، صحت و تندرستی، اقامت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

پہلی شرط: اسلام ہے، کیونکہ روزہ عبادت ہے اور کافر کی عبادت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

دوسری شرط: عقل ہے، کیونکہ عبادت کے لئے نیت شرط ہے اور پاگل کی نیت نہیں ہوتی ہے۔

تیسری شرط: بلوغت ہے، کیونکہ انسان بلوغت سے پہلے مکلف نہیں ہوتا ہے

لیکن اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی روزہ رکھ لے تو درست ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام اپنے بچوں کو روزے رکھواتے تھے (بخاری و مسلم)۔ اس لئے بچہ جب سن تمیز کو پہنچ جائے تو اسے روزہ رکھوانے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

حدیث شریف میں ہے: تین افراد سے تکلیف کا قلم اٹھایا گیا ہے، پاگل سے یہاں تک کہ وہ عقل والا ہو جائے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچہ سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

چوتھی شرط: صحت و تندرستی ہے۔ کیونکہ بیمار کو ماہ رمضان میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے مگر بعد میں قضا کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرہ: ۱۸۴) پس تم میں کا جو کوئی شخص بیمار یا سفر پر ہو تو وہ دیگر ایام میں گنتی کو مکمل کر لے۔

فائدہ: بیماری کی حالت میں روزہ چھوڑنے اور بعد میں قضا کرنے کا حکم ایسی بیماری میں ہے جس سے شفاء یا بی کی امید کی جاسکتی ہے۔ اگر مرض دائمی و لاعلاج ہو اور مریض اس حالت میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا یا نصف صاع (تقریباً سوا کلو) چاول وغیرہ سے فدیہ دے گا۔ یہی حکم بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کا ہے جب وہ بڑھاپے کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہ ہوں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرہ: ۱۸۴) اور جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے، کی تفسیر میں یہ مروی ہے: یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ یہ حکم بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لئے ہے کہ جب وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں تو افطار کر لیں گے



اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گے۔ (بخاری)

انس رضی اللہ عنہ نے بڑھاپہ کے بعد ایک یا دو سال ہر دن کے (روزہ کے) عوض ایک مسکین کو کھانا کھلایا تھا۔ (بخاری)

مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ کی وجہ سے اپنے آپ پر یا اپنے بچہ پر خوف محسوس کرے تو روزہ چھوڑ دے گی اور بعد میں قضا کرے گی۔ (دیکھئے: فتاویٰ ارکان الاسلام لان العیشمین سوال نمبر ۴۰۶، فتاویٰ اللجنة الدائمة ۱۰/۲۳۰)

پانچویں شرط: اقامت ہے۔ کیونکہ مسافر کے لئے حالت سفر میں روزہ چھوڑنے اور بعد میں قضا کرنے کی اجازت ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے سفر میں روزہ سے متعلق ایک سائل کے سوال پر فرمایا: اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو روزہ چھوڑ دے۔ (بخاری و مسلم)

فائدہ: حالت سفر میں روزہ رکھنے میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے کیونکہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنے میں آسانی ہوتی ہے، نیز آپ ﷺ سے بھی بعض سفروں میں روزہ رکھنا ثابت ہے اور اس سے انسان جلد بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اگر سفر میں روزہ رکھنے میں ہلکی اور قابل برداشت مشقت ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے کیونکہ آپ ﷺ نے دوران سفر سخت گرمی میں ایک شخص کو دیکھا کہ روزہ کی وجہ سے لوگ اس پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دوران سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (بخاری و مسلم) اور اگر سفر میں روزہ رکھنے سے زیادہ تکلیف اور ناقابل برداشت مشقت ہو ایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ آپ ﷺ ایک سفر میں روزہ سے تھے اور آپ کو دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ جب آپ ﷺ سے تکلیف کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے روزہ توڑ دیا مگر

کچھ لوگوں نے اپنا روزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ نافرمان ہیں وہ لوگ نافرمان ہیں۔ (مسلم) (دیکھئے: فقہ العبادات، سوال نمبر ۱۶۹، فتاویٰ ارکان الاسلام سوال نمبر ۴۰۴) چھٹی شرط: حیض و نفاس سے پاک ہونا ہے۔ کیونکہ حالت حیض و نفاس میں روزہ رکھنا حرام ہے اور بعد میں اس کا قضا کرنا واجب ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہ جب عورت حیض سے ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے۔ (بخاری) ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم کو حیض لاحق ہوتا تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا (مسلم)

فائدہ: شروط کی دو قسمیں ہیں: پہلی قسم کو وجوب کا سبب کہا جاتا ہے جیسا کہ اسلام، عقل اور بلوغت ہے اور دوسری قسم کو مانع وجوب کہا جاتا ہے جیسا کہ مرض، سفر اور حیض و نفاس ہے۔ اگر دن کے دوران سبب وجوب ظاہر ہو جائے مثلاً کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا کسی پاگل کو عقل آجائے یا کوئی بچہ بالغ ہو جائے تو وہ بقیہ دن بغیر کھائے پئے کے گزارے گا اور اس پر اس دن کا قضا نہیں ہے۔ اور اگر دن کے دوران مانع وجوب دور ہو جائے مثلاً مسافر گھر پہنچ جائے یا بیمار تندرست ہو جائے یا عورت حیض و نفاس سے پاک ہو جائے تو اسے بقیہ دن کھانے پینے سے رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جس کے لئے دن کے آغاز میں کھانا جائز ہے وہ دن کے آخر میں بھی کھالے (مصنف ابن ابی شیبہ) مگر سب کے سامنے نہ کھائے اور نہ پئے اور بعد میں اس دن کا قضا کر لے۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: فقہ العبادات سوال نمبر: ۱۴۰-۱۴۱)

خلاصہ یہ ہے کہ رمضان میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں لوگوں کی چار قسمیں ہیں: پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جن پر رمضان میں روزہ رکھنا فرض ہے، یہ وہ ہیں جن میں روزہ کے

وجوب کی تمام شرطیں پائی جائیں۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کیلئے ماہ رمضان میں روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے مگر بعد میں قضا کرنا ضروری ہے جیسے مسافر و مریض۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کیلئے ماہ رمضان میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور ان پر فدیہ واجب ہے جیسے دائمی مریض یا کھوسٹ بوڑھا۔ چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جن کیلئے ماہ رمضان میں روزہ رکھنا حرام ہے اور بعد میں قضا واجب ہے جیسے حیض و نفاس والی عورتیں۔

### روزہ کے ارکان

روزہ کے دو بنیادی ارکان ہیں:

۱۔ صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک کھانے پینے جماع کرنے اور روزہ توڑنے والی دیگر چیزوں سے رک جانا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَالَاَنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُواْ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْاْ وَاشْرَبُوْا حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُوْا الصِّيَامَ اِلَى اللّٰیْلِ﴾ (البقرہ: ۱۸۷) پس اب تم ان عورتوں سے مباشرت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اس کی خواہش کرو اور کھاؤ پو: یہاں تک کہ فجر کی سفیدی سیاہی سے واضح ہو جائے پھر رات تک روزہ کو مکمل کرو۔

فائدہ: جب صبح صادق طلوع ہو جائے تو روزہ دار کو چاہیے کہ کھانے پینے اور روزہ توڑنے والی دیگر چیزوں سے رک جائے کیونکہ صبح صادق سے روزہ کا آغاز ہوتا ہے چاہے اس وقت مؤذن اذان دے یا تاخیر کرے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ وقت سے پہلے احتیاط کے طور پر اذان دینا بدعت ہے۔

مسئلہ: اگر سحری کھاتے ہوئے اذان ہو جائے تو کھانا پینا چھوڑنے کی بجائے

جلد از جلد اپنی ضرورت پوری کر لے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اذان سنے اور (کھانے پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے (ابوداؤد) مگر اذان سن کر کھانے اور پینے کیلئے دوڑنا نہیں چاہیے، اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، یہ اس وقت ہوگا جبکہ وقت پر اذان دی گئی ہو۔

مسئلہ: اگر کسی نے رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد بھی کھاپی لیا تو کوئی حرج نہیں اور اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا کیونکہ اصل رات کا باقی رہنا ہے یہاں تک کہ طلوع فجر کا یقین ہو جائے۔ اس کے برعکس اگر کسی کو غروب آفتاب میں شک ہو تو وہ روزہ نہیں کھولے گا یہاں تک کہ اسے سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے یا اس سلسلے میں اسے ظن غالب حاصل ہو جائے، کیونکہ اصل دن کا باقی رہنا ہے۔ (دیکھئے فقہ العبادات: لابن العثیمین سوال نمبر: ۱۵۰)

مسئلہ: اگر مطلع ابر آلود ہو اور کوئی روزہ دار یہ سمجھ کر کہ افطاری کا وقت ہو گیا ہے روزہ افطار کر لے پھر سورج نکل آئے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ کھانے پینے سے رک جائے یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے۔ اس کا روزہ مکمل ہے اور اس پر کوئی قضا نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی روزہ دار سورج ڈوبنے سے پہلے ہوائی جہاز پر سوار ہو جائے تو اوپر جانے کے بعد اپنے ملک کے اعتبار سے نہیں بلکہ جہاں ہو اس کے اعتبار سے روزہ کھولے گا۔ اور اگر افطار کے بعد ہوائی جہاز پر سوار ہو اور اوپر جانے کے بعد سورج نظر آئے تو پھر اسے کھانے پینے سے رکنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کے حق میں اس دن کا روزہ مکمل ہو چکا ہے۔ (دیکھئے: فقہ العبادات، سوال نمبر: ۱۶۶)

۲۔ روزہ کی نیت کرنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی (بخاری و مسلم)

اور دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات سے (صبح صادق سے پہلے) روزہ کی نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں ہوگا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح)

فرض روزوں کیلئے رات میں صبح صادق سے پہلے ہی دل میں نیت کرنا ضروری ہے۔ ماہ رمضان کے پورے مہینے کیلئے ایک ہی نیت کافی ہے۔ سحری کا انتظام کرنا، سحری کے لئے اٹھنا، یا کل روزہ رکھنے کا دل میں خیال کرنا نیت کیلئے کافی ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا بدعت ہے۔

مسئلہ: جسے معلوم نہ ہو کہ کل رمضان ہے مگر صبح صادق کے بعد اسے اس کا علم ہوا اور اس نے صبح سے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو روزہ کے منافی ہو تو وہ بقیہ دن کا روزہ رکھ لے گا اور اس روزہ کا قضا بھی کرے گا، اسی میں زیادہ احتیاط ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ ارکان الاسلام: لابن العثیمین سوال نمبر: ۳۹۹)

فائدہ: نفل روزہ کیلئے رات سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے، صبح صادق کے بعد بھی اس کی نیت کی جاسکتی ہے بشرطیکہ صبح سے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن میرے پاس آئے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کیلئے) کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تب تو میں روزہ سے ہوں (مسلم)

### روزہ دار کیلئے مستحب امور

روزہ دار کیلئے اپنے روزہ میں درج ذیل امور کا انجام دینا مستحب ہے:

۱۔ سحری کھانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری و مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی بہترین سحری کھجور ہے۔ (ابوداؤد، ابن حبان)

فائدہ: سحری کا وقت آدھی رات کے بعد سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے، اور ایک گھونٹ پانی ہی سہی اس سے سحری ہو جاتی ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری میں برکت ہے اسے مت چھوڑو، اگرچہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے۔ (مسند احمد)

سحری کے فوائد درج ذیل ہیں:

(۱) سحری مبارک کھانا ہے، آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو سحری کیلئے بلایا اور فرمایا: آؤ مبارک کھانے کی طرف (ابوداؤد، ابن خزیمہ) (۲) سحری سے اہل کتاب کی مخالفت ہوتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (مسلم) (۳) اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے ان کیلئے دعا کرتے ہیں۔ (ابن حبان) (۴) سحری سے روزہ رکھنے میں تقویت حاصل ہوتی ہے (۵) سحری کی وجہ سے روزہ دار کورات کا آخری پہر مل جاتا ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔

## ۲۔ سحری میں تاخیر کرنا

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائے پھر نماز کیلئے کھڑے ہو گئے اور جب پوچھا گیا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا فرق تھا؟ تو انہوں نے کہا: پچاس آیتوں کی تلاوت کے برابر وقت کا فرق تھا (بخاری و مسلم)

## ۳۔ افطار میں جلدی کرنا (یعنی سورج ڈوبتے ہی روزہ کھول لینا)

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ برابر خیر و بھلائی میں ہوں گے جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بخاری، مسلم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی۔ جب تک کہ اپنی افطاری کیلئے ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔ (ابن خزمہ، ابن حبان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ روزہ افطار کرنے میں جب تک جلدی کرتے رہیں گے دین ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر غائب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے اور افق میں باقی شدید سرخی کا کوئی اعتبار نہ کرے۔ (مجموع الفتاوی)

۴۔ طاق رطب (تازہ) کھجوروں سے روزہ کھولنا۔ اگر رطب کھجور نہ ہوں تو عام کھجوروں سے اور عام کھجور نہ ملیں تو پانی سے روزہ کھولنا۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے رطب کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے، رطب کھجور نہ ہوں تو عام کھجوروں سے اور عام کھجور نہ ہوں تو چند چلو پانی

## سے روزہ کھولتے تھے (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ: روزہ کھولنے کیلئے کوئی چیز نہ ملے تو دل میں افطار کی نیت کر لینا کافی ہے۔

۵۔ روزہ کی حالت میں اور خاص طور پر افطار کے وقت دعا میں مشغول رہنا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے، روزہ دار کی

یہاں تک کہ افطار کر لے، امام عادل اور مظلوم شخص کی (ترمذی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے: تین قسم کی دعائیں رد نہیں کی جاتی ہیں: والد کی

دعا، روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا (بیہقی)

روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے:

۱۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُومْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ترجمہ: اے اللہ میں نے

تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا (ابوداؤد، یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہے

دیکھئے: فقہ الحدیث، صفحہ نمبر: ۷۷) ۲۔ ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَتَّ

الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (ابوداؤد) ترجمہ: پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب

ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔

۶۔ صدقہ، تلاوت قرآن، افطاری اور دیگر نیک اعمال بکثرت انجام دینا، ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ مال خرچ کرنے میں سب سے زیادہ

سخی تھے، اور آپ ﷺ سب سے زیادہ سخاوت رمضان میں فرماتے جب جبرئیل آپ سے

ملتے اور جبرئیل رمضان کی ہر رات آپ سے ملتے اور آپ کو قرآن پڑھاتے، پس رسول اللہ

ﷺ جبرئیل سے ملاقات کے وقت تیز چلنی والی ہوا سے زیادہ سخاوت کرتے تھے (بخاری

و مسلم)

۷۔ گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہنا اور اگر کسی نے اس پر آمادہ کیا تو اسے یہ کہنا کہ میں روزہ سے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا روزہ کا دن ہو تو نہ بیہودہ کام کرے اور نہ چیخے چلائے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو یہ کہے: میں روزہ سے ہوں (بخاری و مسلم)

۸۔ روزہ کی حالت میں جھوٹ اور معصیت سے اجتناب کرے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

### روزہ کی حالت میں مکروہ امور

روزہ کی حالت میں درج ذیل امور ناپسندیدہ و مکروہ ہیں:

۱۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ناک میں خوب پانی چڑھاؤ الا یہ کہ تم روزہ سے رہو (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح)

۲۔ بیوی کا بوسہ لینا (ایسے شخص کیلئے جو اپنی شہوت پر کنٹرول نہ رکھ سکے)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے تھے اور آپ اپنے نفس و حاجت پر زیادہ قابو رکھنے والے تھے (بخاری و مسلم)

۳۔ تھوک اور بلغم کو نگلنا

۴۔ بغیر ضرورت کے کھانے پینے کی چیزوں کو چکھنا

### روزہ دار کیلئے جائز امور

۱۔ روزہ کی حالت میں کلی کرنا اور بلا مبالغہ ناک میں پانی چڑھانا جائز ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کو مکمل کرو اور ناک میں خوب پانی چڑھایا کرو الا یہ کہ تم روزے سے رہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ: اگر بلا قصد و اختیار پانی حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

۲۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے چاہے دن کا ابتدائی حصہ ہو یا آخری حصہ۔ عمرو بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزہ کی حالت میں کثرت سے مسواک کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری تعلیقاً)

فائدہ: مسواک کی طرح ٹوتھ پیسٹ کا استعمال بھی جائز ہے بشرطیکہ ٹوتھ پیسٹ حلق میں نہ جائے۔

۳۔ روزہ دار غسل کر سکتا ہے اور سر میں پانی بہا سکتا ہے

آپ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہاتے دیکھا اور آپ ﷺ روزہ سے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۔ روزہ دار کیلئے تیل لگانا، کنگھی کرنا، خوشبو لگانا اور سرمہ لگانا جائز ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا۔ (ابن ماجہ) امام بخاری کہتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ تیل لگائے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے صبح کرے۔ (بخاری)

۵۔ روزہ دار ضرورت کے وقت کھانے کا ذائقہ چکھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ جان

بوجھ کر کوئی چیز نہ نگلے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنڈیا یا کسی چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری)

۶۔ روزہ دار تھوک نگل لے تو اس سے اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر کھنکار اور بلغم کو نگلنا نہیں چاہیے۔

امام عطاء نے فرمایا: اگر روزہ دار اپنا تھوک نگل لے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (بخاری)

۷۔ روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا اس شخص کیلئے جائز ہے جو اپنے جذبات پر قابو رکھ سکے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے (یعنی جسم کے ساتھ جسم ملاتے تھے) اور آپ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۸۔ حالت جنابت میں بغیر غسل کیے روزہ رکھنا جائز ہے۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے اور غسل کیے بغیر روزہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ: اگر کسی نے صبح صادق سے پہلے جماع کیا مگر غسل جنابت کے ذریعہ پاکی حاصل نہ کر سکا تو وہ اسی حالت میں روزہ رکھ لے اور صبح صادق کے بعد غسل کر لے، اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح عورت صبح صادق سے پہلے پاک ہو جاتی ہے اور غسل نہ کر پائے تو وہ بھی روزہ رکھ لے اور صبح صادق کے بعد غسل کر لے۔ (دیکھئے: فقہ العبادات، سوال نمبر: ۱۳۵، فتاویٰ ارکان الاسلام، سوال نمبر: ۴۱۷)

## روزہ توڑنے والی چیزیں

جن امور سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ جان بوجھ کر کھانا یا پینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ (البقرہ: ۱۸۷) کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ فجر کی سفیدی سیاہی سے واضح ہو جائے پھر رات تک روزہ کو مکمل کرو۔ اگر کوئی شخص بھول کر کھالے یا پی لے تو اس سے اس کا روزہ ٹوٹتا نہیں ہے، ایسے شخص کو چاہیے کہ یاد آنے کے بعد کھانے یا پینے سے رک جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھالے یا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو مکمل کر لے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے (بخاری، مسلم)

۲۔ ایسی چیزیں جو کھانے اور پینے کے حکم میں ہیں

غذائی انجکشن اور ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ چیزیں پیٹ تک پہنچ جاتی ہیں۔

۳۔ جماع و مباشرت کرنا

جماع و مباشرت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَالَاَن بَاشِرُوهُنَّ﴾ (البقرہ: ۱۸۷) پس اب تم ان عورتوں سے مباشرت کرو۔ پھر آگے فرمایا: یہاں تک کہ فجر کی سفیدی سیاہی سے واضح ہو جائے۔ روزہ کی حالت میں جماع و مباشرت کرنے پر کفارہ اس وقت واجب ہوگا جبکہ روزہ اس پر واجب ہو اور رمضان میں جماع اور ہمبستری کی گئی ہو مثلاً رمضان کے علاوہ کسی

اور دن میں روزہ کی حالت میں جماع و ہمبستری ہو جائے یا دونوں روزہ کی حالت میں سفر میں ہوں اور ہمبستری کر لیں تو اس سے ان پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔

اگر عورت ہمبستری پر راضی ہو تو اس پر بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے لیکن اگر اسے مجبور کیا گیا ہو تو پھر اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے بلکہ اس کا روزہ بھی صحیح ہے۔ (فتہ العبادات، سوال نمبر: ۱۴۲، فتاویٰ ارکان الاسلام: سوال نمبر: ۴۴۷، روزوں کے احکام و مسائل: ۹۲)

۴۔ ایسے امور جو جماع و مباشرت کے حکم میں ہیں

جان بوجھ کر اور اپنے اختیار سے مثلاً بوس و کنار اور مشمت زنی سے انزال کرنا جماع و مباشرت کے حکم میں ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس پر کفارہ نہیں ہے، صرف قضا واجب ہے۔ کیونکہ یہ وہ شہوت ہے جو روزہ کا منافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِی (بخاری و مسلم) روزہ دار میرے لئے اپنا کھانا اور شہوت کو چھوڑ دیتا ہے۔

اگر کسی کو سونے میں احتلام ہو جائے یا بغیر شہوت کے کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے انزال ہو جائے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ اس کے اختیار سے باہر ہے۔

۵۔ جان بوجھ کر قئے کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قئے لاحق ہو جائے اس پر قضا نہیں ہے اور جو جان بوجھ کر قئے کرے وہ قضا کرے گا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۶۔ پچھنا لگانا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھنا لگانے والا اور

لگوانے والا دونوں افطار کر لئے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ: پچھنا لگانے والا کا روزہ تب ٹوٹے گا جب وہ سینگ کی ذریعہ منہ سے چوس کر خون نکالے، لیکن اگر منہ سے چوسے بغیر دیگر آلات کے ذریعہ خون نکال جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

بعض اہل علم کا موقف یہ ہے کہ سینگ یا پچھنا لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنا لگوا یا۔ (بخاری) اور سابقہ روایت کے تعلق سے ان کا موقف یہ ہے کہ وہ منسوخ ہے۔

۷۔ ایسے امور جو پچھنا لگوانے کے حکم میں ہیں

روزہ کی حالت میں زیادہ مقدار میں خون کا عطیہ کرنا جس سے روزہ دار کو مشقت حاصل ہو پچھنا لگوانے کے حکم میں ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ٹیسٹ کیلئے معمولی مقدار میں خون دینے، نکسیر پھوٹنے، دانت نکلوانے اور زخم کی وجہ سے جو خون نکلتا ہے اس سے روزہ ٹوٹتا نہیں ہے کیونکہ یہ نہ پچھنا ہے اور نہ پچھنا لگوانے کے حکم میں ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ ارکان الاسلام، سوال نمبر: ۴۱۸، ۴۱۹)

۸۔ حیض اور نفاس کا خون نکلنا

روزہ کی حالت میں عورت کو حیض یا نفاس لاحق ہو جائے تو اس سے اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو وہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے (بخاری) لہذا عورت ایام حیض و نفاس میں روزہ نہ رکھے گی لیکن بعد میں قضا کرے گی۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں حیض آتا تھا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

## ۹۔ افطار کی نیت کر لینا

روزہ دار اگر افطار کے وقت سے پہلے عداً افطار کی نیت کر لے تو اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ اس سے روزہ کی نیت ختم ہوگئی جو روزہ کا ایک رکن ہے۔

## روزوں کی قضا

۱۔ اگر کوئی شخص بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس پر توبہ واستغفار کے ساتھ ماہ رمضان کے بعد اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے۔

بعض اہل علم کا موقف یہ ہے کہ بلا عذر جان بوجھ کر روزہ نہ رکھنے والے کو قضا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہر وہ عبادت جو کسی وقت کے ساتھ خاص ہے اسے بلا عذر اس کے وقت سے تاخیر کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں یہ عبادت قبول نہیں ہوگی جیسا کہ وقت سے پہلے اسے ادا کیا جائے تو وہ قبول نہیں ہوتی۔ لہذا ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ سچی توبہ کرے اور کثرت سے استغفار و اعمال صالحہ کرے۔ (فقہ العبادات: سوال نمبر: ۱۳۱)

۲۔ اگر کسی نے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیا تو رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک اس کی قضا کرے گا۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے دوسرے رمضان تک قضا نہ کر سکا تو رمضان کے بعد اس کی قضا کرے گا۔ لیکن اگر کسی عذر کے بغیر دوسرے رمضان تک قضا نہ کیا تو اس پر قضا کے ساتھ ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھلانا ہوگا۔ (دیکھئے: الفقہ المیسر، کتاب الصیام)

۳۔ اگر جماع کی وجہ سے کسی کا روزہ فاسد ہو گیا تو اس پر توبہ واستغفار کے ساتھ اس دن کی قضا اور کفارہ واجب ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کو آزاد کرے، اس کی

استطاعت نہ ہو تو دو مہینے مسلسل روزہ رکھے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو جو روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا تھا ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جب اس نے کہا کہ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے تو آپ ﷺ نے اسے دو ماہ کے مسلسل روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب اس نے کہا مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے تو آپ ﷺ نے اسے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا (تفصیل کیلئے دیکھئے: صحیح بخاری، صحیح مسلم) ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھو۔ (ابن ماجہ) دوسری روایت میں ہے: ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ سے استغفار کرو۔ (ابوداؤد)

۴۔ جو شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی جانب سے روزہ رکھے گا یا ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مرجائے اور اس پر روزہ ہو تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزہ رکھے (بخاری)

۵۔ قضا روزے پے درپے (مسلسل) یا الگ الگ دونوں طرح رکھنا درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرہ: ۱۸۴) یعنی دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرو۔ اس میں پے درپے کی شرط نہیں ہے۔

## نفل روزے

۱۔ صوم داؤدی (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ چھوڑ دو یہ افضل ترین روزہ ہے جو میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ تھا۔ (بخاری، مسلم)



## ۲۔ شوال کے چھ روزے

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو اس نے گویا سال بھر کے روزے رکھے۔ (مسلم)

## ۳۔ نویں ذی الحجہ کا روزہ (غیر حاجی کیلئے)

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کا روزہ پچھلے ایک سال اور آنے والے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور یوم عاشوراء کا روزہ پچھلے سال کے گناہ کا کفارہ ہوگا۔ (مسلم)

## ۴۔ محرم اور عاشوراء (محرم کی دسویں تاریخ) کے روزے

صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق یہ روزہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ مستحب یہ ہے کہ اس روزہ کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھا جائے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو (محرم) کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

بعض روایات کے مطابق دس محرم کے روزہ کے ساتھ اس سے پہلے ایک دن یا اس کے بعد ایک دن بعد کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

## ۵۔ شعبان کے اکثر ایام کے روزے

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ

کے رسول ﷺ! میں نے آپ کو کسی مہینہ میں اتنے (نفل) روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ ماہ شعبان میں رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ذَاكَ شَهْرُ تَغْفُلُ النَّاسُ فِيهِ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرُ تَرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ يَرْجُبُ اور رمضان کے درمیان والا مہینہ ہے کہ لوگ اس میں اس سے غافل ہوتے ہیں، حالانکہ اس میں رب العالمین کی طرف اعمال اٹھائے جاتے ہیں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزہ سے رہوں۔ (بخاری و مسلم)

۶۔ ایام بیض (یعنی قمری مہینے کی تیرہویں، چودھویں، پندرہویں تاریخ) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو کیونکہ نیکی کا ثواب اس کے دس گنا تک ہوتا ہے تو یہ عمر بھر روزوں کے جیسے ہے۔ (بخاری) ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کا جو کوئی ہر مہینہ روزہ رکھنے والا ہو تو وہ ایام بیض کے تین دنوں کے روزے رکھے۔ (احمد، نسائی)

## ۷۔ پیرو جمعرات کے روزے

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیرو جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے پاس پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے رہوں (ترمذی) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن کا نازل ہونا شروع ہوا۔ (مسلم)

## وہ ایام جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

## ۱۔ خاص طور سے جمعہ کے دن روزہ رکھنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی رات کو دیگر راتوں کے مقابل قیام اللیل کیلئے خاص نہ کرو اور جمعہ کے دن کو دیگر دنوں کے مقابل روزہ

کیلئے خاص نہ کروالایہ کہ تم میں سے کسی کا روزہ کا دن ہو اور جمعہ اس میں آجائے (مسلم)

۲۔ خاص طور سے ہفتہ کے دن روزہ رکھنا

عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہفتہ کے دن (خاص طور سے) روزہ نہ رکھو سوائے فرض روزوں کے، پس اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کا تنکا پائے تو (ہفتہ کا روزہ توڑنے کیلئے) اسی کو چالے۔ (ابو داؤد، ابن خزیمہ)

۳۔ خاص طور سے ماہِ رجب کا روزہ رکھنا

احمد بن خرشہ بن الحر کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رجب میں روزہ رکھنے والوں کی ہتھیلیوں کو مارتے تھے یہاں تک کہ وہ کھانا کھانا شروع کر دیں اور فرماتے کھاؤ کیونکہ یہ وہ مہینہ ہے جس کی اہل جاہلیت تعظیم کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

وہ ایام جن میں روزہ رکھنا حرام ہے

۱۔ صوم دہر (بغیر سحری کھائے مسلسل روزہ سے رہنا)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں (بخاری و مسلم)

۲۔ رمضان کے استقبال میں ایک یا دو دن کا روزہ رکھنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے، البتہ اگر کسی کا ان میں پہلے سے روزہ کی عادت ہو (مثلاً پیر یا جمعرات کا روزہ) تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔ بخاری و مسلم

۳۔ رمضان سے پہلے یومِ شک (شعبان کی تیسویں تاریخ) کا احتیاطاً روزہ رکھنا  
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی (ابوداؤد، ترمذی)

۴۔ عیدین کا روزہ رکھنا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے منع فرمایا ہے (بخاری و مسلم)

۵۔ ایام تشریق (۱۱، ۱۲، اور ۱۳ ذوالحجہ) میں روزہ رکھنا

ایام تشریق میں روزہ سے رہنا حرام ہے، لیکن وہ حاجی جو قربانی (ہدی) کی طاقت نہ رکھتا ہو اور عمرہ کے بعد حج سے پہلے روزے نہ رکھ سکا تو اس کے لئے قربانی کے عوض ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔ عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو (بخاری)

ماہِ رمضان کے بعض اعمال

۱۔ ماہِ رمضان کے دنوں میں روزہ سے رہنا

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرہ: ۱۸۵) ترجمہ: ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینے میں موجود ہو وہ اس کے روزے رکھے۔

۲۔ ماہ رمضان کی راتوں میں باجماعت تراویح کی نماز پڑھنا

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھے آپ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے صرف سات دن باقی رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ۲۳ ویں رات کی ایک تہائی گزر جانے پر ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ پھر ۲۴ ویں رات کو نماز تراویح نہیں پڑھائی، پھر ۲۵ ویں رات کو آدھی رات گزر جانے پر نماز پڑھائی، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہی اچھا ہوتا اگر آپ ہمیں اس رات کے باقی حصے میں بھی تراویح پڑھاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کیلئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ تین روزہ باقی رہ گئے پھر آپ ﷺ نے ہمیں تیسری مرتبہ ۲۷ ویں رات کو تراویح پڑھائی جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا، اور اتنی دیر قیام کرایا کہ ہمیں فلاح (سحری) کے چھوٹ جانے کا ڈر ہوا۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابو ذر سے پوچھا فلاح کیا ہے آپ نے کہا سحری (ابو داؤد، ترمذی، نسائی)

فائدہ: آپ ﷺ نے پورا رمضان باجماعت تراویح اس لئے نہیں پڑھائی تاکہ یہ فرض نہ ہو جائے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

مگر جب آپ ﷺ کی وفات سے یہ اندیشہ ختم ہو گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تمیم داری اور ابی بن کعب کو تراویح کی نماز گیارہ رکعت باجماعت پڑھانے کا حکم دیا۔ (موطا امام مالک، باب ماجاء فی قیام رمضان) اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

سے مروی ہے کہ آپ ﷺ رمضان یا غیر رمضان میں رات کی نماز (تراویح یا تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مرد و عورت دونوں کیلئے باجماعت تراویح کی نماز پڑھنا مسنون ہے۔

۳۔ ماہ رمضان کی آخری عشرہ کی راتوں میں خصوصی طور سے جاگنا اور عبادتوں میں مشغول رہنا۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے (ابن ماجہ)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کیلئے) کمر بستہ ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے (بخاری و مسلم)

۴۔ ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی، آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اعتکاف کیا۔ (مسلم)

۵۔ ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلة القدر کو تلاش کرو (بخاری)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں آپ ﷺ نے فرمایا، کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

عَفُوُّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما) (ترمذی)

۶۔ افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم انبیاء کی جماعت کو جلدی افطار کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (ابن حبان)

روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے:

۱۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ افْطَرْتُ ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا (ابوداؤد، یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہے، دیکھئے: فقہ الحدیث، صفحہ نمبر: ۷۲) ۲۔ ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ (ابوداؤد) ترجمہ: پیاس بجھ گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔

۷۔ روزہ دار کو افطار کرانا

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کیلئے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور روزہ افطار کرانے والے کو یہ دعا دینی چاہیے: افْطَرْتُ عَنْكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلَ طَعَامَكُمْ الْآبَرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ (ابوداؤد، ابن ماجہ) ترجمہ: روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

۸۔ عمرہ کرنا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (مسلم) دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

۹۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا، سخاوت کرنا اور دیگر نیک اعمال میں مشغول رہنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے لیکن رمضان میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں جبرئیل علیہ السلام ہر رات آپ سے ملا کرتے اور آپ ﷺ انہیں رمضان ختم ہونے تک قرآن مجید سناتے۔ جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۔ کثرت سے دعا اور توبہ واستغفار کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی ہے، روزہ دار کی یہاں تک کہ افطار کر لے، امام عادل اور مظلوم شخص کی (ترمذی)

حدیث کعب بن عجرہ میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل نے کہا وہ آدمی وہ آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش حاصل نہ کر سکا۔ میں نے اس کے جواب میں آمین کہی۔ (مسند رک حاکم)

۱۱۔ ماہ رمضان کے اختتام میں صدقہ فطرا داکرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے روزہ دار کو بے کار اور بے ہودہ باتوں سے پاک کرنے اور محتاجوں کے کھانے کیلئے صدقہ فطر کو فرض کیا ہے، جس نے نماز عید

سے پہلے اسے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد اسے ادا کیا اس کا شمار عام صدقوں میں ہوگا۔ (احمد، ابن ماجہ)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: ایک صاع تقریباً ڈھائی کلو گرام کے برابر ہوتا ہے

۱۲۔ ماہ رمضان گزر جانے پر کھلے میدان میں عید کی نماز پڑھنا۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حیض والی اور پردہ نشین عورتوں کو دونوں عیدوں میں عید گاہ لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں، البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں گی۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے روز جب ایک دوسرے سے ملتے تو ان الفاظ میں دعا دیتے: تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكَ (اللہ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے) (تمام المنہ بحوالہ فقہ الحدیث: الصلاة، صفحہ: ۵۶۴)

## اعتکاف

۱۔ اعتکاف کا معنی کسی چیز کو لازم پکڑ لینا یا کسی چیز سے چٹ جانا ہے۔ شریعت میں اعتکاف کا مطلب اللہ کی عبادت اور اس کا تقرب حاصل کرنے کیلئے مسجد کو لازم پکڑ لینا اور مقررہ مدت تک اس میں ٹھہرے رہنا ہے۔

۲۔ اعتکاف کی مشروعیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (البقرہ: ۱۸۷) تم مسجدوں میں اعتکاف کرتے ہوئے ان عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔ حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے (بخاری و مسلم)

۳۔ اعتکاف سنت ہے لیکن اگر کوئی شخص نذر کے ذریعے اسے اپنے اوپر لازم کر لے تو پھر یہ واجب ہو جائے گا، عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نیت کی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرو (بخاری و مسلم)

۴۔ اعتکاف کے شروط میں نیت کرنا، مسجد میں ٹھہرنا اور بڑی ناپاکی سے پاکی حاصل کرنا ہے، افضل یہ ہے کہ جامع مسجد ہوتا کہ جمعہ کیلئے نہ نکلنا پڑے۔

۵۔ اعتکاف کیلئے نہ روزہ شرط ہے اور نہ اس کیلئے کوئی مقررہ مدت ہے مگر افضل یہ ہے کہ اس کی مدت ایک دن یا ایک رات سے کم نہ ہو، کیونکہ اس سے کم مدت کا اعتکاف نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔

۶۔ اعتکاف کا افضل وقت رمضان کا آخری عشرہ ہے، کیونکہ یہی ہمارے رسول ﷺ کا معمول تھا، اور اس لئے بھی کہ شب قدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے

کسی ایک رات میں ہوتی ہے۔ آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے والا اکیسویں رات سے مسجد میں داخل ہو کر رمضان کے ختم ہونے تک مسجد میں ٹھہرے گا۔

۷۔ بغیر ضرورت کے مسجد سے باہر نکلنے، بیوی سے جماع و ہمبستری کرنے اور عورت کو حیض یا نفاس کے لاحق ہونے سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔

فائدہ: ضرورت کیلئے باہر نکلنے کا مطلب مثلاً کھانے پینے کیلئے جبکہ مسجد میں اس کا انتظام نہ ہو، قضائے حاجت اور وضو و غسل کیلئے باہر نکلنا ہے۔

۸۔ حالت اعتکاف میں معتکف لوگوں سے گفتگو کر سکتا ہے اور اعزہ و اقارب سے ملاقات کر سکتا ہے اور مسجد کے اندر کہیں بھی جاسکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ معتکف اپنے آپ کو عبادت کیلئے فارغ کر دے اور نماز، ذکر، دعا، تلاوت، توبہ و استغفار میں مشغول رہے، اور غیر ضروری باتوں اور حرکتوں سے اپنے آپ کو دور رکھے۔ کیونکہ اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اس عبادت کے ذریعے اپنی تمام تر مصروفیات اور تعلقات کو ختم کر کے اپنے خالق کی جانب مائل اور متوجہ ہوتا ہے۔ لہذا ایسے تمام امور سے اجتناب کرے جو اس عبادت کے منافی ہوں۔